الازہر یونیورسٹی قاہرہ کے ریکٹر کی تشریف آوری

۵ر جنوری ۱۹۷۳ء کا دن دار العلوم حقانیہ کے لئے مسرتوں اور خوشیوں کا دن تھا جبکہ دار العلوم کو عالم اسلام کی مشہور یونیورسٹی جامع ازہر قاہرہ کے شیخ اکبر شیخ محمد فحام اور ان کے رفقاء کو خیر مقدم کہنے کا شرف حاصل ہوا۔ ۴ر جنوری کو یہ مژدہ پہنچا کہ شیخ ازہر کا پروگرام نہایت محدود ہے مگر انہوں نے دار العلوم حقانیہ کی دعوت قبول کرتے ہوئے نصف دن کے لئے صوبہ سرحد آنے کیلئے وقت نکال لیا ہے ــــ تو دار العلوم کی فضاؤں میں مسرتوں کی لہر دوڑ گئی شیخ الازہر کے ساتھ ادارہ بعوث و ثقافت اسلامیہ کے ڈائریکٹر شیخ عبد المنعم النمر سابق استاذ دار العلوم دیوبند اور مصر کے قابل فخر سفیر کبیر الاستاذ خشبۃ بھی تھے، مہمانوں کا جہاز جب علی الصباح ۷ بجکر چالیس منٹ پر پشاور پہنچا تو جمعیۃ العلماء اسلام کے رہنما مولانا مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ جناب امیرزادہ خان وزیر تعلیم سرحد اور دیگر افراد ان کے خیر مقدم کے لئے ہوائی اڈہ پر موجود تھے، ہوائی اڈہ سے حضرت مفتی صاحب کی رہنمائی میں معزز مہمان سیدھے دار العلوم حقانیہ روانہ ہوئے اور پونے آٹھ بجے شیخ ازہر موٹروں کے جلوس کے ساتھ دار العلوم حقانیہ میں داخل ہوئے۔ طلبہ اساتذہ اور حضرت شیخ الحدیث نے معزز مہمانوں کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا دار العلوم سے باہر طلبہ نے "باب ناصر" کے نام سے ایک آرائشی دروازہ بنایا تھا۔ اور طلبہ کے "عاش شیخ الازہر" "عاش جمال عبد الناصر" "عاش مفتی محمود" ــــ "عاش شیخ الحقانیہ" کے نعروں سے دار العلوم کے در و دیوار گونج اٹھے، معزز مہمان کچھ دیر دفتر اہتمام میں تشریف فرما رہے، یہاں انہوں نے اپنے دستخطوں سے مزین قرآن کریم مطبوعہ حکومت مصر کی ایک پیٹی حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کو پیش فرمائی، بعد میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی طرف سے دار الحدیث میں ضیافت کی تقریب ہوئی جس میں دار العلوم کے تمام اساتذہ اور بعض اراکین نے بھی مہمانوں کے ساتھ شرکت کی، اس کے بعد شیخ الازہر نے دار العلوم کا تفصیلی معائنہ کیا اسباق کے

اوقات شروع تھے شیخ بعض درسگاہوں میں گئے جہاں اس وقت بیضاوی شریف، مختصر المعانی، ہدایۃ النحو اور مطول کے اسباق ہو رہے تھے، آپ نے معروفہ کتابوں ان کے مصنفین اور زیر بحث موضوع کے بارہ میں دلچسپی کا اظہار کیا اور یہاں کے دینی مدارس کے طریقۂ درس، نشست اور طلبہ و اساتذہ کی صورتوں سے اور دینی تصلب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے معائنہ کے دوران آپ جب دارالعلوم سے ملحق شعبۂ اطفال مدرسہ تعلیم القرآن مڈل سکول میں گئے تو بچوں نے خوشی میں ہوائی فائرنگ کی، پھولوں کے گلدستے پیش کئے، مخصوص سلامی دی اور نہایت نظم و ضبط سے شیخ کا خیر مقدم کیا یہاں طلبہ نے تجوید و قرائت کا مظاہرہ کیا جس پر شیخ نے دلی دعاؤں کا اظہار کیا۔

اس کے بعد دارالحدیث ہال میں مہمانوں کے اکرام میں استقبالیہ جلسہ منعقدہ ہوا، نہ صرف ہال طلبہ سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، بلکہ نصف سے زیادہ سامعین نے باہر کھڑے ہو کر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کارروائی سنی ـــ تلاوت کلام پاک، نہایت موثر انداز میں مولوی فضل الرحمان صاحب متعلم دارالعلوم حقانیہ (جو مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ سرحد کے بڑے صاحبزادہ ہیں۔) نے فرمائی اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ مہتمم دارالعلوم الحقانیہ نے دارالعلوم کیطرف سے سپاسنامہ پیش کیا جسے مولانا سمیع الحق ایڈیٹر الحق نے پڑھ کر سنایا، سپاسنامہ میں جامع ازھر کی علمی خدمات، مصر اور حکومت مصر کی سیاسی اہمیت اور دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ جامع ازھر کے علمی اور ثقافتی روابط کے قیام و ترقی اور عالم عرب کے ساتھ اسلامی بنیادوں پر رشتوں کی مزید استواری وغیرہ پہ روشنی ڈالی گئی تھی۔ اور اس شدید سردی اور مصروفیت کے باوجود دارالعلوم تشریف لانے پر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا بالخصوص جامع ازھر کا دارالعلوم حقانیہ کی سند کو بی۔اے کے مماثل قرار دینے پر شیخ ازھر کا شکریہ بھی ادا کیا گیا۔ سپاسنامہ کے بعد فقیہ اسلام مولانا مفتی محمود نے علماء ہند اور جمعیۃ العلماء اسلام کی دینی اور سیاسی تاریخ پر فی البدیہہ ایک نہایت جچی تلی تقریر فرمائی۔ آپ نے نہ صرف دینی مدارس کے پس منظر اور جنگ آزادی میں علماء کی قربانیوں پر روشنی ڈالی بلکہ عربی کی اہمیت کیساتھ عالم اسلام اور عربوں کے درمیان دینی اور اسلامی روابط کی ضرورت اور باہمی اتحاد کی ضرورت کو نہایت حکیمانہ انداز میں پیش کیا۔ نیز پاکستان میں علماء کے دستوری مساعی اور مجوزہ دستور کی اسلامی دفعات کا بھی جامع انداز میں ذکر کیا۔ شیخ الازھر نے آخر میں مختصر وقت میں اپنی تقریر میں تجوید و قرائت، عالم اسلام اور پاکستان کے لئے عربی بحیثیت زبان کی ضرورت پر روشنی ڈالی اس خطہ کی دینی و علمی حیثیت پر بڑی مسرتوں کا اظہار کیا اور دارالعلوم کیساتھ علمی اور ثقافتی جدید کتابوں وغیرہ کی شکل میں امداد کے لئے بھی وعدہ فرمایا۔ آخر میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے شیخ الازھر کو ایک ترکستانی چوغہ پہنایا اور اسی گرمجوشی کیساتھ دارالعلوم نے ان معزز مہمانوں کو الوداع کہا ــــــــ ■■